Digitized by Khilafat Library Rabwah

64

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

روزنامہ **الفضل** ربوہ

بروز ہفتہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۵ رجب ۱۳۹۲ھ، ۲۶ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۲۶ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۹۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے

نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ، وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں

"یقیناً سمجھو اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ جو حق کے قرائن اور دلائل دیکھ کر نہیں مانتا اور حسنِ ظن اور صبر سے کام نہیں لیتا اور تلاشِ ردّ میں رہتا ہے۔ عمدہ سے عمدہ نشان اور قوی سے قوی دلائل اس کے پاس آ جاتے ہیں مگر وہ اُنکو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ردّ کی فکر میں لگ جاتا ہے تو اُسکو ڈرنا چاہیئے کہ یہ اشقیاء والی عادت ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اس جماعت نے کبھی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سُنا۔ اور مامور من اللہ کی آواز اُنکے کان میں پہنچی، وہ مخالفت کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فکرِ معکوس اور بخل اور بیجا عداوت کی وجہ سے اس کی تردید کی فکر میں لگ گئے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی۔ انسان چونکہ ترقی کرتا ہے۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ آخر بڑے بڑے مقابلوں اور ناپاک منصوبوں تک پہنچ کر ہلاکت کی گھڑی آ جاتی ہے۔

ایسا ہی حال پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا۔ ایک گروہ نے ایمان میں وہ ترقی کی کہ بکریوں کی طرح خدا کا حکم پا کر ذبح ہو گئے اور کچھ پرواہ نہیں کی کہ بیوی بچوں کا کیا حال ہو گا۔ اُن کو کچھ ایسی شرابِ محبت پلائی کہ لاپرواہ ہو کر جانیں دیدیں۔ یہ تصرف اس نظارہ کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح پر اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔

یہ مت خیال کرو کہ بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے، مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اسکے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں مغز رہتا ہی نہیں، وہ مُرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آ سکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اُسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۶ و ۱۶۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ ماہ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۵ ماہ ظہور ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے بارے میں آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مورخہ ۷ اگست ۱۹۷۲ء کو اللہ تعالیٰ نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کو پوتا عطا فرمایا ہے۔ نومولود عزیزم شیخ منور احمد صاحب لڑکا۔ حضرت شیخ محمد الدین صاحبؓ کا پڑپوتا اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نور احمد نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب (ابن حضرت پروفیسر مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کو ۲۱ ماہ ظہور کو (بروز دوشنبہ) اپنے فضل سے نواسی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ بچی مکرم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم احمد صاحب کی بیٹی اور محترم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس موقعہ پر محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ۔ محترم مولوی عبدالباقی صاحب اور ہر دو خاندانوں کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو لمبی صالح اور خوشیوں سے معمور زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین۔ خاندان اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

ہڑتالوں، مظاہروں، قانون شکنی اور فتنہ وفساد پر اُتر آنے کی وبا اب اتنی بڑھ چکی ہے کہ کم وبیش دنیا کے سبھی ممالک اس کی لپیٹ میں آگئے ہیں۔ امریکہ اس وقت انتہائی متمدن اور ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے مگر وہاں بھی یہ حالت ہے کہ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ:

"نیشنل یونیورسٹی کے طلباء گزشتہ روز نہایت ڈرامائی انداز میں ہاتھوں میں لاٹھیاں، پتھر اور آہنی سلاخیں لئے یونیورسٹی کی عمارت میں داخل ہو گئے۔ اور شدید پتھراؤ شروع کر دیا۔ انہوں نے ریکٹر کے دفتر پر قبضہ کر لیا۔ یونیورسٹی کے ریڈیو اسٹیشن سے اپنے رفقاء کے لئے ہدایات جاری کرنا شروع کر دیں۔ جھگڑا قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور ان کے سربراہ کے درمیان چند روز قبل ہوا تھا جبکہ سربراہ نے طلباء کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ طلباء نے ہلہ بول دیا۔ ریکٹر کو پکڑ کر زبردستی اُسے استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ یونیورسٹی کیمپس جہاں ۸۵ ہزار طلباء زیرِ تعلیم ہیں میدانِ جنگ کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ ... پوری عمارت کے فرش پر جا بجا کھڑکیوں اور دروازوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے بکھرے پڑے تھے۔"

اس خبر سے اندازہ لگائیے کہ دورِ حاضرہ کی نئی نسل کدھر جا رہی ہے۔ جب خود قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ہی قانون شکنی پر آمادہ ہو جائیں تو دیگر طلباء کیا کچھ نہ کریں گے۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس تباہ کن عالمگیر وبا سے ہمارا ملک بھی اب محفوظ نہیں رہا۔ یہاں پر بھی اب ہڑتالیں، تالہ بندیاں، گھیراؤ، کارخانوں اور دفاتر پر زبردستی قبضہ روزمرہ کا معمول بنتا جا رہا ہے۔ کوئی بھی سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ ان حرکات کا آخر نتیجہ کیا ہوگا؟

مشہور مثل ہے جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ ایسی تباہ کن حرکات کے بعد کیونکر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ہمارا ملک جو پہلے ہی بہت کمزور حالت میں ہے ترقی کرے گا اور دنیا کی نظروں میں باوقار مقام حاصل کر سکے گا۔ ملکی اور اجتماعی مفاد کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے تو ایسی حرکات کرنے اور انہیں شہہ دینے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ خود اپنے مستقبل کو بھی اپنے ہاتھوں سے تاریک نہیں کر رہے؟ کیونکہ جیسا کہ حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:۔

"اگر مزدور کسی کارخانہ کا گھیراؤ کرتا ہے، اس کو توڑ پھوڑ دیتا ہے تو جو اس کا مطلب اور مقصود تھا کہ اس کا معیارِ زندگی بڑھ جائے۔ اس کا یہ فعل اس کی اس خواہش کی تکمیل میں ممد ومعاون نہیں بن سکتا بلکہ نتیجہ اس کے اپنے ہی خلاف نکلتا ہے۔ کیونکہ جب کارخانے بند ہو جائیں گے۔ پیداوار نہیں ہوگی تو مزدور کا معیارِ زندگی کیسے بڑھے گا۔ پس توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں یہ سمجھنا کہ معیارِ زندگی بڑھ جائے گا۔ سراسر نامعقول اور خلافِ عقل بات ہے"

(الفضل ۱۳ ظہور)

اسلام فتنہ وفساد کے سخت خلاف ہے۔ قرآنِ مجید یہاں تک فرماتا ہے کہ

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ؕ

یعنی فتنہ وفساد پیدا کرنا کسی کو قتل کر دینے سے بھی زیادہ نقصان دِہ ہے۔ کیونکہ قتل کرنے سے تو صرف ایک جان ضائع ہو جاتی ہے لیکن فتنہ وفساد سے تو بعض اوقات ایسا تفرقہ اور انشقاق پیدا ہو جاتا ہے جو لاکھوں بلکہ کروڑوں جانوں کے ضائع ہو جانے کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک فتنہ پرداز شخص بعض دفعہ ایسی بات کر دیتا ہے جس سے قومیں آپس میں لڑ پڑتی ہیں اور جماعتوں میں تفرقہ اور شقاق پیدا ہو جاتا ہے۔ فتنہ باز لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو معمولی سی بات کہی تھی مگر ان کا ایک معمولی بات کہنا در اصل ایک زہر ہوتا ہے جس کا دُور دُور تک اثر پھیلتا ہے اور پھر اس سے خطرناک خرابیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جن سے لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ بے شک فتنہ شروع میں چھوٹا نظر آتا ہے مگر اس کا انجام بہت بڑا ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے قتل سے بھی منع کیا ہے مگر فتنہ سے اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ منع کیا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ عام طور پر قتل سے تو بچنے کی کوشش کرتے ہیں مگر فتنہ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے حالانکہ جب تک لوگ یہ نہ سمجھیں کہ فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر بُرا فعل ہے۔ اس وقت تک دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ صفحہ ۴۲۵)

قرآن مجید نے فتنہ وفساد سے بچنے اور امن وسکون کے ماحول میں رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے اور اپنے جملہ فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی جو بہترین تعلیم ہمارے سامنے پیش کی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نہ صرف خود اس پر عمل کریں بلکہ بار بار اور مختلف پیرایوں میں اسے دوسروں کے سامنے بھی پیش کریں اور انہیں بتائیں کہ اسلام فتنہ وفساد کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس لئے ایک اسلامی ملک اور اسلامی معاشرہ میں اس قسم کی حرکات ہرگز زیب نہیں دیتیں۔ یہ نہ صرف ملک وملت کے لئے زہر ہلاہل ہیں، بلکہ خود ایسی حرکات کرنے والوں کے لئے بھی بالآخر ہلاکت اور تباہی وبربادی کا موجب بنتی ہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی ولولہ انگیز سکیم

"آگے بڑھو"

اے نثارانِ مسیحائے زماں ——— آگے بڑھو!
آ رہی ہے دعوتِ کون ومکاں ——— آگے بڑھو!

جاں بلب ہے رُوحِ آدم۔ زخم خوردہ ہے جہاں
آؤ لے کے مرہمِ تسکینِ جہاں ——— آگے بڑھو!

پیاس کے مارے ہوؤں کا اقتضا ہے یہ کہ خود
لے کے جامِ ساقئِ کوثر نشاں آگے بڑھو!

تم نے دیکھا ہے وُہ نُورِ مہدئِ آخر زماں
جس کے طالب ہیں زمین وآسماں ——— آگے بڑھو!

کون جانے کس طرف بہہ جائے پھر موجوں کے ساتھ
ٹوٹ کر یہ کشتئِ عُمرِ رواں ——— آگے بڑھو!

منزلِ ہستی میں ایسا وقت پھر آئے نہ آئے،
خدمتِ دیں کے یہ لمحے پھر کہاں ——— آگے بڑھو!

کام لو اِس عُمرِ فانی سے کہ ہے در پہ کھڑی!
ہاتھ پھیلائے حیاتِ جاوداں ——— آگے بڑھو!

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۱ء میں شائع ہونے والی احمدیہ کتب

(مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی لاہور)

(۳)

تاریخ احمدیت جلد دوازدہم

اس نہایت عجیب و غریب تفصیلی تاریخ کی یہ بارھویں جلد ہے جو حال ہی چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کے التوا کے باعث کتاب کی طباعت میں کچھ دیر ہو گئی ورنہ اب سے بہت پہلے چھپ کر شائع ہو جاتی۔ تاہم یہ ۱۹۷۱ء ہی کی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے نہایت محنت اور نہایت عرق ریزی سے یہ کتاب لکھ کر اور ادارۃ المصنفین ربوہ نے اسے حسن و خوبی اور عمدگی و نفاست کے ساتھ شائع کر کے بہت اہم خدمت سرانجام دی ہے۔

اس کتاب کی فہرست مضامین باریک لکھے ہوئے آٹھ صفحات میں آئی ہے اور کتاب دو بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کی ۹ فصلیں اور دوسرے کی ۴۔ کتاب کا ضمیمہ اسکے علاوہ ہے۔

باب اول یورپ، مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے نئے احمدی مشنوں کی بنیاد سے لے کر ۱۹۴۷ء کے بعض اہم واقعات کی تفاصیل پر مشتمل ہے۔ اس میں فرانس، سپین، سسلی، سوئٹزرلینڈ، آسٹریا، بورنیو، عدن اور فلپائن میں تبلیغی مشنوں کا قیام اور ان تمام ممالک میں اشاعت اسلام کی کوششوں کا مفصل ذکر ہے۔ نیز سقوط قادیان کے بعض نہایت دلدوز واقعات بیان کئے گئے ہیں، جو ۱۹۴۷ء کے آخر میں واقع ہوئے۔ اس کے بعد اس سنہ کے بعض دیگر اہم واقعات کی تفصیل ہے۔ باب کے آخر میں ۱۹۴۷ء میں جو احمدیہ کتب شائع ہوئیں اور جن مشہور احمدی احباب کا انتقال ہوا ان کے مختصر حالات دیئے گئے ہیں۔ باب دوم میں ان اہم بالشان تقریروں کی تفصیلات درج ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۴۷ء کے اواخر اور دوران ۱۹۴۸ء میں استحکام پاکستان کے متعلق کراچی، پشاور، راولپنڈی اور کوئٹہ وغیرہ میں کیں۔ اس عرصہ میں حضور کی دیگر دینی مصروفیات کا تذکرہ بھی کتاب میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ پھر احمدیت کے جدید مرکز ربوہ کا افتتاح۔ اس کی تاریخ اور وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے۔ آخر کتاب میں ان ۱۹۰ احباب کی فہرست درج کی گئی ہے جو ربوہ کے افتتاح کی تقریب میں شریک ہوئے۔ غرض پوری کتاب نہایت دلچسپ اور اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے اور اول سے آخر تک پڑھنے کے قابل ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۷۴۲۔ کاغذ عمدہ لکھائی نفیس۔ چھپائی درست۔ قیمت کتاب پر نہیں

لیکن دیگر بارہ یا پندرہ روپے ہوگی۔ ایک بڑی کمی کتاب میں یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی اس کی تاریخ اشاعت نہیں لکھی جو بہت ضروری تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ہر ایک تصنیف پر تاریخ اشاعت ضرور تحریر فرماتے تھے۔ ہمیں بھی حضرت سلطان القلم کی تقلید میں ضرور اس بات کا التزام کرنا چاہیئے۔

دوسری بڑی کمی اس کتاب میں یہ ہے کہ اس کا انڈیکس نہیں ہے۔ حالانکہ آج کل تمام علمی کتابوں میں لازماً انڈکس لگایا جاتا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ ناظرین کو کتاب میں بیان کردہ ہر مضمون اور ہر نام بڑی آسانی سے اور فوراً مل جاتا ہے اور انہیں کسی مضمون کو تلاش کرنے کے لئے ساری کتاب کی ورق گردانی کرنی نہیں پڑتی۔

اصحاب احمد جلد ۱۴

احمدیت کی تاریخ میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ قادیان کا نام یقیناً ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے سوانح اور تبلیغی حالات نہایت درجہ تحقیق و تلاش سے جمع اور فراہم کر کے شائع کئے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ کی چودھویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامور اور مشہور صحابی حضرت مولوی حسن علی بھاگلپوری کے نہایت دلچسپ حالات اور واقعات پر مشتمل ہے۔ مولوی صاحب نہایت عالم، فاضل اور قابل بزرگ تھے تمام ہندوستان میں پھر کر انہوں نے اسلام کی تبلیغ کی ہے۔ پروفیسر آرنلڈ نے اپنی بے نظیر کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں بھی ان کی تبلیغی مساعی کی تعریف کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں غالباً یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تبلیغ اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کی اور وفات تک نہایت انہماک اور شوق کے ساتھ اس مقدس شغل میں مصروف رہے۔ ایک ہزار سے زیادہ اشخاص کو اسلام کا حلقہ بگوش کیا اور تمام ہندوستان میں دورہ کر کے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی زبان اور بیان میں بڑا اثر دیا تھا اور لوگ ان کے وعظوں اور لیکچروں کو بڑے شوق سے سنتے تھے۔ آپ کا اسم گرامی ۳۱۳ اصحاب میں شامل ہے۔ ۱۱ر جنوری ۱۸۹۴ء کو احمدیت قبول کی اور ۱۸۹۶ء میں وفات پائی۔ کتاب نہایت ہی ایمان افروز واقعات کی حامل اور پڑھنے کے قابل ہے۔ بڑی تقطیع کے ۱۷۶ صفحات پر شائع ہوئی ہے کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اور ۴ روپے قیمت پر احمدیہ بک ڈپو۔ دارالرحمت شرقی ربوہ سے ملتی ہے۔ تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۷۱ء ہے۔

تابعین اصحاب احمد جلد ہفتم

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے (قادیان)، اصحاب احمد اور "تابعین اصحاب احمد" کا جو نہایت مفید سلسلہ بالاقساط شائع کر رہے ہیں۔ اس کی ساتویں جلد محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ (متعلقہ پنجاب) کی خود نوشت سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

جناب مرزا صاحب جنوری ۱۹۰۰ء میں بمقام جالندھر پیدا ہوئے۔ ڈھائی سال کے تھے کہ والد (قادر بخش) فوت ہو گئے۔ سات سال کے ہوئے تو والدہ کا انتقال ہو گیا۔ بڑے بھائی (عبدالرحمن) نے یتیم بچے کی پرورش کیا اور پڑھایا لکھایا۔ ۱۹۱۶ء میں جبکہ آپ دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ ۱۹۱۷ء میں لاہور آکر کالج میں داخلہ لیا۔ اور احمدیہ ہوسٹل میں قیام کیا۔ جہاں کی آب و ہوا اس وقت خالص اسلامی اور مذہبی تھی۔ تمام جوان لڑکوں کے داڑھیاں تھیں۔ ہر طالب علم نماز باجماعت کا پابند تھا۔ قرآن کریم کا درس باقاعدہ ہوتا تھا۔ کوئی لڑکا سگرٹ پیتا تھا نہ سینما دیکھتا تھا نہ کوئی لڑکا تاش کھیلتا تھا۔ نہ کسی کو شطرنج کا شوق تھا۔ اس وقت کے طلباء میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی، شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ۔ میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم امیر جماعت راولپنڈی، شیخ یوسف علی صاحب مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت صاحب رضی اللہ عنہ، شیخ محمد احمد صاحب مظہر، چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم (والد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم۔ میاں ناصر علی صاحب نسیم۔ کرنل عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن اور ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب وغیرہ اس پاکیزہ ماحول کا مرزا صاحب پر ایسا پائیدار اثر ہوا کہ وہ ہمیشہ کیلئے خالص مذہبی آدمی بن گئے خود لکھتے ہیں کہ

"یہ ہوسٹل میری دینی تربیت کا خدائی سامان تھا۔ ۱۹۱۹ء میں ایف۔ ایس۔ سی پاس کر کے میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہا مگر کالج میں داخلہ اس لئے نہ مل سکا کہ آپ کے کسی رشتہ دار نے جنگ عظیم میں کوئی فوجی خدمت انجام نہیں دی تھی۔ جس کے بعد آپ نے ۱۹۲۱ء میں بی اے کیا اور شملہ میں ملازم ہو گئے۔ لیکن ۱۹۲۲ء میں استعفیٰ دیکر لاء کالج میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۵ء میں ایل ایل بی ہو کر گورداسپور میں وکالت شروع کی جو پاکستان آجانے کے بعد بھی اب تک جاری ہے۔"

جناب مرزا عبدالحق صاحب شروع ہی سے جماعتی کاموں اور دینی خدمات میں پورے ذوق شوق سے حصہ لیتے رہے ہیں اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ قرآن مجید، حدیث شریف اور احمدیہ کتب کے مطالعہ میں صرف کرتے رہے ہیں۔ خداوند کریم کے حضور نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ دعائیں کرنا ان کا معمول رہا ہے جو اکثر قبول ہوتی رہی ہیں۔ تہجد اور نوافل کا انہوں نے ہمیشہ التزام رکھا ہے۔ دیگر عبادات نہایت شوق سے بجا لاتے رہے ہیں۔ وصیت کا چندہ دسویں حصہ کی بجائے آمدنی کا تیسرا حصہ دیتے رہے ہیں۔ سلسلہ کے لئے ہر قربانی اور ایثار کے لئے ہر وقت اور ہر موقع پر تیار رہے ہیں۔ تقسیم ملک کے وقت تک برابر قادیان نہایت کثرت کے ساتھ جاتے رہے ہیں اور اب ربوہ سے بھی انہیں دلی عشق ہے۔

اپنی اعلیٰ دینی خدمات کے باعث آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نہایت درجہ محبوب تھے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بھی انکو بہت عزیز رکھتے ہیں۔

اس وقت تک جس قدر خدمات جناب مرزا صاحب نے سلسلہ کی کی ہیں ان کے ایمان افروز اور سبق آموز ذکر سے تمام کتاب بھری پڑی ہے۔

تقسیم ملک کے وقت جن ہولناک حالات میں جناب مرزا صاحب نے قادیان میں رہ کر خلق خدا کی خدمت کی وہ ان کی زندگی کا سنہری باب ہے۔ اور اس کی تفصیلات تاریخ وار کتاب میں موجود ہیں۔ ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو آپ قادیان سے لاہور گئے اور سرگودھا میں مستقل قیام فرمایا۔ حضرت صاحب نے آپ کو پنجاب اور بہاولپور کا صوبائی امیر مقرر فرمایا۔ صدر انجمن احمدیہ کی رکنیت کا اعزاز بخشا۔ مجلس افتاء اور صدر بورڈ قضا کے عہدے تفویض کئے۔ نگران بورڈ کے بھی آپ صدر رہے ہیں۔

آپ نے اپنی وضع قطع ہمیشہ نہایت سادہ رکھی اور سلسلہ کی خدمت کو ہر کام پر مقدم سمجھا اور جو کام حضرت صاحب نے ان کے سپرد کیا اسے خوبی اور دیانت کے ساتھ انجام دیا۔ ان کی تمام دینی خدمات کا یہ کتاب ایک حسین مرقع ہے اور پڑھنے اور رکھنے کے قابل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین

ہم ۸ صفحات کی یہ مبسوط کتاب جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی کتاب "ختم النبیین" کے جواب میں لکھی ہے اور الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے ۴ نومبر ۱۹۷۱ء کو شائع کی ہے اس تنقیدی اور تحقیقی کتاب میں فاضل مصنف نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر و توضیح اور تشریح لغت عرب قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی روشنی میں بڑی تفصیل اور بڑی جامعیت کے ساتھ کی ہے مضامین کتاب کی فہرست آٹھ صفحات میں آئی ہے۔ جن میں فاضل مؤلف نے مسئلہ زیر بحث کے ہر پہلو پر بڑی دلچسپ اور دلنشین بحث کی ہے اور مسئلہ کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں چھوڑا۔ اس سلسلہ میں جو الزامات احمدیوں پر لگائے جاتے ہیں یا جو اعتراضات ہم پر کئے جاتے ہیں اُن سب کا تسلی بخش جواب قاضی صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ دیا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ معلومات افزا کتاب ہے اور پڑھنے کے قابل اور رکھنے کے لائق ہے۔

تحریری مناظرہ مہت پور

احمدیوں اور شیعوں کے درمیان یہ تحریری مناظرہ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں بمقام مہت پور تھانہ مکیریاں ضلع ہوشیار پور ہوا تھا احمدیوں کی طرف سے محترم مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری اور شیعہ صاحبان کی طرف سے جناب مرزا یوسف حسین صاحب مناظر تھے موضوع بحث چار مسئلے تھے

۱۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۔ مسئلہ متعہ

۳۔ حقیقت ختم نبوت

۴۔ تعزیہ داری

چونکہ یہ مناظرہ تحریری ہوا تھا لہذا اس کے سارے پرچے محفوظ تھے جو کتابی شکل میں دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہو گئے۔ اس کتاب کی دوسری اشاعت یکم جنوری ۱۹۷۱ء کو ہوئی جو اس وقت ہمارے سامنے ہے اور جس کے صفحات ۱۲۰ ہیں تقطیع ۲۰×۲۶ ہے۔ قیمت دو روپے ہے اور مکتبہ الفرقان ربوہ سے مل سکتی ہے عام طور سے مناظروں سے کسی مسئلہ کا فیصلہ تو نہیں ہوتا مگر ناظرین کو ایک حد تک اس بات کا اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ کس فریق کے دلائل محکم اور کس کے کمزور ہیں؟ اور یہی بات اس کتاب سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ جس عمدگی۔ جس سنجیدگی۔ جس جامعیت اور جن دلائل کے ساتھ مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنے موقف کو ثابت کیا۔ اور بالمقابل جو کچھ پیش کیا گیا دونوں کی حقیقت اور اصلیت اس کتاب کے پڑھنے سے بخوبی ناظرین کرام کے ذہن نشین ہو جاتی ہے۔

قیام پاکستان کا روحانی پس منظر

یہ ۲۷ صفحات کا چھوٹا سا رسالہ ہے جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب مؤلف تاریخ احمدیت نے تصنیف کیا اور نومبر ۱۹۷۱ء میں نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے شائع کیا اس کتابچہ میں فاضل مصنف نے پہلے تو یہ دکھایا ہے کہ قیام پاکستان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی اور اس پیشگوئی کے نتیجہ میں پاکستان بنا اور اب اس کے قیام اور استحکام کے لئے پُر خلوص دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ جس قدر درد اور خلوص کے ساتھ مسلسل دعائیں کی جائیں گی۔ اسی قدر پاکستان کو استحکام اور ترقی حاصل ہو گی۔

روشن ستارے (جلد اوّل)

جناب مولوی غلام باری صاحب سیف کی یہ دلچسپ کتاب اردو کے اسلامی لٹریچر میں بہت قابل قدر اضافہ ہے اور بچوں جوانوں اور بوڑھوں سب کے لئے اس میں دلچسپی کا بہت کافی سامان موجود ہے اور مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے یکساں فائدہ مند ہے۔ ۷۶ صفحات کے رسالہ میں فاضل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بھرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اس کا موضوع حضور خاتم النبیین رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض مقدس صحابہؓ کے نہایت سبق آموز اور ایمان افروز واقعات و حالات کا نہایت اختصار کے ساتھ تجزیہ ہے فاضل مؤلف نے اس کتاب کو قدیم مستند اور معتبر اور قابل اعتماد فضلاء کی عمدہ تالیفات سے اخذ و انتخاب کر کے اردو خواں ناظرین کے سامنے ایک حسین و خوشنما گلدستہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔ جس کا ہر پھول اور ہر پھول کی ہر پتی نہایت خوشبودار اور بیش بہا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے صرف وہ حالات اس میں درج کئے گئے ہیں جو ہر مسلمان کے لئے نہایت درجہ سبق آموز اور نصیحت آمیز ہیں۔ بڑی بات اس نادر اور عجیب کتاب میں یہ ہے کہ ہر واقعہ کا پورا حوالہ واقعہ کے آخر میں دے دیا گیا ہے۔ عبارت سلیس۔ شگفتہ اور آسان ہے۔ ابوالکلامی اردو سے پرہیز کیا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود عبارت کی دلچسپی اور دلکشی شروع سے آخر تک برابر قائم رہتی ہے اور ایک کے بعد دوسرا بیان پڑھنے کو خواہ مخواہ طبیعت چاہتی ہے حقیقت یہ ہے کہ سیف صاحب نے یہ کتاب لکھ کر اردو کی بے بہا خدمت انجام دی ہے۔ اللہ پاک انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کو اس کتاب کی دوسری جلد میں لکھنے کی بھی جلد تر توفیق عطا فرمائے۔ جن صحابہ کرامؓ کے حالات اس پہلی جلد میں شامل ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ (۲) حضرت ابوہریرہؓ (۳) حضرت ابوطلحہؓ (۴) حضرت حسانؓ (۵) حضرت خبیبؓ (۶) حضرت کعبؓ بن مالک (۷) حضرت زیدؓ بن حارثہ (۸) حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ (۹) حضرت بلالؓ لکھائی نہایت نفیس چھپائی روشن۔ کاغذ اعلےٰ۔ سرورق دیدہ زیب ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے کتاب خوب ہے اور بہت خوب ہے۔

ناشر رشید احمد خان قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ کچہری روڈ۔ کراچی (راقی)

متعدد مقامات پر تحریک جدید کے

تربیتی جلسے

سال رواں کے آغاز سے جماعتوں میں تحریک جدید کے جلسے منعقد کرنے کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ نصف ماہ جون تک ان کی اجمالی رپورٹ اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ آج ماہ جون کے دوسرے پندرھواڑے کی مساعی کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔

۱۶ جون بروز جمعہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ وزیر آباد مقامی امیر میاں غلام احمد صاحب کے احاطے میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر بذریعہ سلائیڈز پیش کرنے کے علاوہ محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ افریقہ و جرمنی نے بھی خطاب فرمایا۔

۱۷ جون بروز ہفتہ بھوپال والا ضلع سیالکوٹ میں مقامی جماعت نے جلسہ کا اہتمام کیا۔ مکرم خواجہ احمد صاحب کے زیر انتظام کارروائی عمل میں آئی تبلیغ اسلام سے متعلق سلائیڈز کی نمائش کے علاوہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے بھی خطاب فرمایا۔

۳۰ جون بروز جمعہ موضع پیرو چک ضلع سیالکوٹ میں مقامی جماعت کے زیر اہتمام جلسہ ہوا جماعت کا نصب العین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیان کر کے اس کی اشاعت کے مختلف ایمان افروز مناظر دکھائے گئے۔ مکرم ملک وسیم احمد صاحب نے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ سب تعاون کرنے والے مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تینوں مقامات پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور مستورات نے بھی پردے کی رعایت سے جلسہ کی کارروائی سے فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالےٰ ان تقریبات کو خیر و برکت سے نوازے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اپنے اموال کی حفاظت کیجیے

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ کر دے گا۔ صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے مالوں پر زکوٰۃ ادا کر کے انہیں ضائع ہونے سے بچا لیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا کام خدائے واحد کا نام بلند کرنا ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں۔ اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔"

ہر احمدی کا فرض ہے کہ خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے والے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور کے زیر انتظام ۱۱ اگست بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب۔ بی اے متعلم جامعہ احمدیہ نے "جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن" کے موضوع پر اور چوہدری خوشی محمد صاحب شاکر متعلم جامعہ احمدیہ نے "اسلامی عبادت کی اہمیت" کے عنوان پر موثر تقاریر کیں۔ جلسہ کے دوران قمر احمد صاحب ضیائی، خواجہ مظفر احمد صاحب نجم اور خورشید احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مقامی نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔ بالآخر اجتماعی دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ والسلام۔ (عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ۹/۲)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کی خریداری لازمی ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ تمام قائدین مجالس نہ صرف اپنی مجلس کی طرف سے رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان خریدیں بلکہ خدام و اطفال کو بھی تحریک کریں کہ وہ یہ رسائل خود خرید کر پڑھیں۔ سالانہ چندہ خالد چھ روپے سالانہ چندہ تشحیذ الاذہان پانچ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلانات نکاح

۲۴ جولائی ۱۹۷۲ء کو مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب زیدی آف پنج گرائیں تحصیل بھکر ضلع میانوالی کی صاحبزادی عزیزہ سعیدہ پروین زیدی کا نکاح سید عبدالسلام صاحب ابن سید حکیم عبدالرحمان صاحب مرحوم آف داتہ ضلع ہزارہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ میانوالی نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کیلئے بابرکت فرمادے۔ آمین۔ (ممتاز احمد ملک بھکر ضلع میانوالی)

۲۔ میرے بیٹے عزیز منور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ راشدہ باسط بنت مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب کراچی کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۲۰ اگست ۱۹۷۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت فرمائے۔ آمین۔ (چودھری) محمد سعید احمد عزیز منزل۔ امیر بخش سٹریٹ محمد نگر لاہور۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مرزا شرف الدین اشرف صاحب مینیجر عزیز ماڈل فیکٹری بہاولپور روڈ ملتان دل کے عارضہ سے صاحب فراش ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری) مبارک مصلح الدین وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ۔

۲۔ میرے بڑے بھائی مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب گورنمنٹ کالج ساہیوال عرصہ ایک ماہ سے بخار اور معدہ کی تکالیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میرے بڑے بھائی انیس احمد صاحب عرصہ پانچ ماہ سے عرق النساء کے درد میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور کرے۔ (انیق احمد عابد ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

ماہ جون اور جولائی ۱۹۷۲ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے جو عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشان)

محترمہ بیگم اظہر محمود صاحب والدہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	لاہور	۲۵٫۰۰	روپے
مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت غربی	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
" سید نعیم ارتضیٰ صاحب	کراچی	۱۵٫۰۰	روپے
" محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ	گوجرانوالہ	۱۰٫۰۰	روپے
ایک دوست بذریعہ وکیل المال ثانی تحریک جدید	ربوہ	۵۰٫۰۰	روپے
محترم عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۲۵٫۰۰	روپے
محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ زوجہ مبشر احمد صاحب چوہدری	کراچی	۵۰٫۰۰	روپے
" مسعودہ شاہ صاحبہ دارالنصر	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
" شمیم اختر بنت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
مکرم چوہدری حمید احمد صاحب خالد جامعہ احمدیہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے		۳۰٫۰۰	روپے
" مولوی نور احمد صاحب دارالصدر شرقی	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" سید مقبول احمد صاحب (پی ڈبلیو آئی) دارالرحمت غربی	ربوہ	۵۰٫۰۰	روپے
" سید محمد صدیق صاحب	ڈیرہ غازی خان	۲۰٫۰۰	روپے
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
محترمہ نجمہ شاہدہ صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۵۰٫۰۰	روپے
مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب	کوئٹہ	۲٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ میرپور	آزاد کشمیر	۲٫۰۰	روپے
" غلام حسین صاحب	پسرور	۴٫۰۰	روپے
" چوہدری عبدالستار صاحب سمن آباد	لاہور	۱٫۰۰	روپے
" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ	لاہور	۴٫۰۰	روپے
محترمہ رشیدہ صالحہ صاحبہ رحمان پورہ	لاہور	۱۰٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ سیکرٹری صاحب مال		۱۶٫۰۰	روپے
" آغا محمد عبداللہ خان صاحب	کراچی	۱٫۰۰	روپے
" عبدالحفیظ صاحب (حفیظ احمد چوہدری)	کراچی	۲٫۵۰	روپے
" ملک صفدر علی خان صاحب	کراچی	۴٫۰۰	روپے
" چوہدری عبدالوہاب صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	روپے
" شیخ رفیع الدین صاحب	کراچی	۱۱٫۸۰	روپے
محترمہ امۃ الہادی صاحبہ	کراچی	۱۰٫۰۰	روپے
" انور سلطانہ صاحبہ	کراچی	۵٫۰۰	روپے
مکرم چوہدری حمید احمد صاحب خالد جامعہ احمدیہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
" حمیدالدین احمد صاحب احمد نگر ربوہ		۵٫۰۰	روپے
" حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
" منیر احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ	گجرات	۱٫۰۰	روپے
ایک صاحب بذریعہ وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ		۱۰۰٫۰۰	روپے
" وسیع الدین صاحب تربیلا ڈیم۔ ضلع ہزارہ		۱۰٫۰۰	روپے
" حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۱۰٫۰۰	روپے
" شیخ محمد اقبال صاحب	کوئٹہ	۱۱٫۰۰	روپے
" سید محمد صدیق صاحب ہاشمی	ڈیرہ غازی خان	۵٫۰۰	روپے
" خواجہ عبدالمومن صاحب گول بازار۔ ربوہ		۵٫۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بحساب محترمہ فضل بیگم صاحبہ چک جھمرہ		۱۲٫۹۱	روپے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع ۲

طالبات سے متعلق تعلیم القرآن کلاس کی رپورٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس کا پہلا دور ۱۹۶۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۷۲ء میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پہلا ہفتہ (۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی) کی کلاس مقامی طور پر منعقد کی گئی جس میں بیرون از ربوہ طالبات نے بھی شرکت کی۔ دور و نزدیک کے ۵۳ مقامات سے ۱۷۳ ممبرات اس میں شامل ہوئیں۔

ربوہ سے ۲۷۶ طالبات شامل ہوئیں یعنی کل ۴۴۹ طالبات نے کلاس میں شرکت کی۔

پہلا مقامی نصاب اور اس کا امتحان

پہلے ہفتے طالبات کی کلاس لجنہ اماء اللہ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس نصاب کا ۲۰ جولائی کو امتحان لیا گیا جس میں ۳۶۵ طالبات نے شرکت کی۔ اوّل دوم سوم آنے والی لڑکیوں کے نام یہ ہیں:

اوّل:	رفیقہ زاہدہ	ربوہ	۷۵/۷۵
"	امۃ الرفیق طاہرہ	"	"
دوم:	امۃ الرفیق صدیقہ	"	۷۲
سوم:	مسرت جہاں	ساہیوال	۷۱
"	نصیرہ صادقہ	گوجرانوالہ	۷۱
چہارم:	سعیدہ جبیں	چوہڑکانہ	۷۰
"	ملیحہ مسلم	سرگودھا	۷۰

۲۲ جولائی سے طالبات روزانہ مسجد مبارک میں مقررہ نصاب پڑھتی رہیں پردہ کا انتظام تھا۔ ہر روز شام کو طالبات کی کلاس زیر نگرانی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ہوتی تھی۔ جس میں تقاریر کی مشق اور عربی اسباق کے بارے میں طالبات کو بتایا جاتا رہا۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ ازراہ شفقت ہوسٹل جامعہ نصرت (جہاں طالبات کے ٹھہرانے کا انتظام تھا) میں تشریف لے جاتی رہیں اور رات کا کھانا طالبات کے ساتھ ہی کھاتی رہیں۔

۱۳ اگست صبح ساڑھے سات بجے طالبات کا امتحان لجنہ ہال اور نصرت گرلز ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوا جس میں ۷۴ معیار اوّل اور ۳۲۵ معیار دوم کی لڑکیاں شامل ہوئیں یعنی کل ۳۹۹ طالبات کچھ طالبات بعض مجبوریوں کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہو سکیں۔ اسی دن شام کو الوداعی تقریب کا انتظام زیر نگرانی حضرت سیدہ موصوفہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے لان میں ہوا جس میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔ انہی کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید اور نظم سے تقریب کا آغاز ہوا اس کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ان ستر لڑکیوں کا تعارف کروایا۔ جن کو خدا تعالیٰ نے چھ سال لگاتار پہلا دور ختم کرنے کی سعادت عطا کی تھی۔ ان کو صدر اجلاس حضرت نواب امۃ الحفیظ صاحبہ نے مصافحہ کا شرف بھی عطا کیا۔ اس کے بعد محترمہ فرحت افزا صاحبہ گوکھووال نے سپاسنامہ پڑھا۔ پھر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے طالبات سے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ایک عظیم الشان احسان ہے کہ جماعت کے بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے حضور نے ہر سال اس کلاس کے انعقاد کا انتظام فرمایا اور بچوں کی حوصلہ افزائی اور دلداری فرماتے ہوئے آپ گرمی میں سفر کرتے ہوئے ان سے ملنے اور افتتاح کی غرض سے تشریف لاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیاء دین اور قیام شریعت تھا۔ شریعت کا قیام قرآن مجید کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تمام زندگی قرآن مجید کے نور سے دنیا کو منور کرنے میں گزری۔ اس کلاس سے آپ طالبات نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ قرآن مجید، حدیث، فقہ کے مسائل سیکھنے کے علاوہ آپس میں مل کر باہمی تعاون و اتحاد و نظم و ضبط کی عادت پڑی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ اس کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں یہاں حاضر ہوئی ہیں اور یہی اسلامی تعلیم کا محور ہے کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اطاعت کا یہی جذبہ آپ دوسروں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور آئندہ آپ کے ذریعہ اس سے بہت زیادہ تعداد میں بچیاں یہاں آئیں آمین۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا ہوئی اور اختتام پر طالبات اور مہمانوں کی تواضع مشروبات اور مٹھائی سے کی گئی جن کی تعداد ۵۰۰ کے قریب تھی۔

کھیلوں کے مقابلہ جات

۱۴ اگست کی صبح کو طالبات کے کھیلوں کے مقابلہ جات لجنہ کے میدان میں منعقد ہوئے اوّل دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔

نیٹ بال: ربوہ اور بیرون از ربوہ طالبات کا نیٹ بال کا مقابلہ ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم جیت گئی۔

روک دوڑ:-

اوّل:	امۃ المسعود	لائل پور
دوم:	نبیلہ بشیر	ربوہ
سوم:	امۃ الماجد	ربوہ

۱۰۰ گز کی دوڑ:-

اوّل	امۃ العلیم	ربوہ
دوم	امۃ الباری	ربوہ
سوم	امۃ الحفیظ	چکوال
چہارم	یاسمین	سرگودھا

الٹی دوڑ:-

اوّل	امۃ الماجد	ربوہ
دوم	بشریٰ اقبال	ربوہ
سوم	امۃ الکافی	ربوہ

تین ٹانگوں کی دوڑ:

اوّل	۱۔ امۃ العلیم ۲۔ نبیلہ	ربوہ
دوم	۱۔ ریحانہ مرزا ۲۔ امۃ الشکور	"
سوم	۱۔ کرامت	سرگودھا

بال گیم

اوّل	ریحانہ مرزا	ربوہ
دوم	نگہت	سمندری
سوم	امۃ المصور	لائل پور

اسی دن شام کو بیڈمنٹن کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم جس میں نسیم غزنوی اور زاہدہ تبسم تھیں اوّل رہی اور کرامت سرگودھا و عابدہ ملتان دوم رہیں۔

تقریری مقابلہ جات

کھیلوں کے فوراً بعد ہر دو معیاروں کا تقریری مقابلہ لجنہ کے ہال میں زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں لڑکیوں نے ان عنوانات پر تقاریر کیں۔ جن پر علماء کرام نے کلاس کے دوران کی تھیں۔ نتیجہ مندرجہ ذیل ہے:-

معیار اوّل:

اوّل	نصیرہ صادقہ	گوجرانوالہ
دوم	کرامۃ النساء	سرگودھا
سوم	عامرہ عنبر	گوجرانوالہ

معیار دوم:

اوّل	امۃ الرفیق طاہرہ	ربوہ
دوم	امۃ الماجد و نصیرہ نسیم	"
سوم -	نمود سحر	ربوہ

معیار اوّل میں ۵ طالبات اور دوم میں ۱۴ طالبات نے حصہ لیا۔ مقابلہ جات کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا فرمائی۔

بیرون از ربوہ طالبات کے ٹھہرانے کا انتظام جامعہ نصرت میں تھا۔ اور رہائش اور کھانے کے انتظامات کی نگرانی محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ محترمہ سلمیٰ باجوہ صاحبہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ اور محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ و نعیمہ بیگم صاحبہ وارڈن جامعہ نصرت نے سرانجام دیئے۔ انہوں نے پورا مہینہ نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے نیز مسجد مبارک میں اور جامعہ نصرت میں طالبات کی عمومی نگرانی ثریا بیگم صاحبہ انس سیکرٹری لاہور نے کی وہ لگاتار پانچ سال سے آرہی ہیں خود بھی کلاس میں شرکت کرتی ہیں اور بچیوں کی نگرانی بھی کرتی ہیں۔ ربوہ کی طالبات کی ہر محلہ اور حلقہ کی الگ الگ نگران مقرر تھیں۔

بالآخر نظارت اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور ان کی جملہ معاونات کی بچیوں کے بارے میں پوری توجہ سے انتظامات اور تربیتی امور کی نگرانی کے لئے شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کی عمروں میں خاص برکت عطا فرمائے۔ اللہم آمین

ابو العطاء جالندھری ربوہ
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری اعلان

بس کی خرابی کی وجہ سے کل لاہور کا بنڈل بروقت نہیں پہنچ سکا۔ احباب مطلع رہیں۔

رسالہ الفرقان کے خواہشمند احباب بھی ملک سعادت احمد صاحب نگران ایجنسی الفضل سے رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴